عیسائی بن جانے والی سابق مسلم خواتین کا انٹرویو لیں تو آپ کو ان مختلف عوامل کا پتہ چلے گا جنہوں نے خدائے یسوع کی طرف لانے اور ان کے عقیدے کو استحکام بخشنے میں کردار ادا کیا ہے۔

افریقہ

مالی: رومن کیتھولک چرچ کی ترقی و توسیع

ہم "انٹرنیشنل فائیڈز سروس" میں چھپنے والی حالیہ رپورٹ کا خلاصہ کسی تبصرے کے بغیر شائع کر رہے ہیں۔

مالی صحارا کے خطے میں مغربی افریقہ کے عین وسط میں واقع ہے۔ مالی کا دو تہائی علاقہ صحرائی ہے۔ رقبہ دو لاکھ چالیس ہزار کلومیٹر ہے اور سپین، فرانس اور اٹلی کے مجموعی رقبے کے برابر ہے۔ اس کی سرحدیں الجزائر موریطانیہ سینگال گنی، آئیوری کوسٹ، برکی ناوناسو اور نائجر سے ملتی ہیں۔

یہ سرزمین تین قدرتی خطوں پر مشتمل ہے۔ سوڈان زون جنوب اور نائجر ڈیلٹا میں دوسو کلومیٹر تک پھیلا ہوا (قابل کاشت علاقہ) صحارا زون اور ساحلی زون 800 کلومیٹر طویل عظیم دریائے نائجر مالی کے سماجی و اقتصادی ڈھانچے کی تشکیل کرتا ہے اور اس کا زیادہ تر حصہ جہاز رانی کے قابل ہے۔

مالی سیاہ اور سفید افریقہ کے درمیان مثالی سرحدی ملک ہے اور ایک ایسے سنگم پر واقع ہے جہاں سیاہ فام اور سفید فام آبادیاں، بدو اور مقامی لوگ، سوڈانی اور عرب تہذیبیں آپس میں ملتی نظر آتی ہیں اس کے باشندے زیادہ تر وسطی میدانوں میں مرتکز ہیں۔ خاص طور پر نائجر کے طاس میں جہاں متعدد نسلی گروہ آباد ہیں۔ ان میں سوڈانی اصل کے دو بڑے گروہ سمبارا اور فلبے۔ اور دیگر قبائل (مراکولی، دوقون، سونغائی موسی، سیوفو، طوارق وغیرہ) شامل ہیں ان کی مجموعی تعداد 87 لاکھ ہے۔ فرانسیسی ان کی سرکاری زبان ہے تاہم فطرتاً وہ اپنی علاقائی زبانیں بمبارا، مالینک وغیرہ بھی بولتے ہیں۔

سلطنت مالی سے آج کی ریاست تک

آج کے مالی کی جڑیں پرانی افریقی سلطنت میں پیوست نظر آتی ہیں۔ جس کا اس زمانے میں بھی مالی ہی نام تھا۔ چھٹی اور ساتویں صدی میں عرب اپنی تہذیب ساتھ لائے اور یہاں کئی عظیم سلطنتوں کی بنیاد رکھی۔ ان میں نویں صدی کے اختتام پر گھانا، مالی اور نوتشوئی کی سیاہ فام اسلامی حکومتیں تھیں۔ تیرھویں صدی میں مالی کا پھیلاؤ شروع ہوا۔ ٹمبکٹو

جینین اور گاؤ کے مراکز پھلنے پھولنے لگے چودھویں صدی کے اوائل میں اس کی طاقت بام عروج پر پہنچ گئی۔ بعد ازاں اقتدار سونغائی موسی اور طوارق کے ہاتھ میں آگیا۔ سولھویں صدی میں بر بر مراکش تہذیب کا دور دورہ رہا پھر بمبارا، سیگو (1859ء۔1660ء) اور کارتا (1834ء۔1670ء) یعنی مکنیا کی دیسی باشاہتیں قائم رہیں آخر میں مکروری قبائل حکمران رہے۔ یہ زوال پذیر ہوئے اور انکی جگہ نوآبادیاتی دور نے لے لی۔

1890ء میں یہاں فرانسیسی سوڈان کے نام سے ایک کالونی قائم کی گئی جسے جلد ہی منسوخ کردیا گیا 1920ء میں دوبارہ اسے بحال کردیا گیا جسکی سرحدیں ابھی تک برقرار ہیں۔ 1958ء کے ریفرنڈم کے بعد یہاں سیاسی ارتقا کا عمل شروع ہوا۔ اور مالی سینگال فیڈریشن کا قیام عمل میں آیا یہ فیڈریشن 19 اگست 1960ء تک قائم رہی۔ 20 جون 1960ء کو مالی نے اس فیڈریشن میں رہتے ہوئے اپنی آزادی کا باضابطہ اعلان کردیا۔ اور 22 ستمبر 1960ء کے دن اسے مکمل آزادی مل گئی۔ ستمبر 1968ء میں جب سے فوج نے اقتدار اپنے ہاتھوں میں لیا ہے ایک فوجی کمیشن ملک کی واحد جماعت مالی پیپلز ڈیموکریٹک یونین کے ساتھ مل کر ملک کا انتظام چلارہی ہے۔

عیسائیت کی تبلیغ کے ایک سو سال

افریقہ کے مشنری (سفید فام پادری) وہ لوگ تھے جنھوں نے مالی میں عیسائیت کی تبلیغ کی ابتداء کی۔ 1868ء میں سوڈان اور صحارا کا "اپوسٹولک پری فیکچر" قائم ہوا۔ جس میں دیگر علاقوں کے علاوہ مالی بھی شامل تھا۔ الجیر کے لاٹ پادری اور سفید فام فادرز کے بانی کارڈینیل للوی جیری کو نئے پری فیکچر کا سرپرست اور مندوب نامزد کیا گیا۔ سفید فام پادریوں کے دو قافلے اس علاقے میں روانہ کیے گئے۔ پہلا قافلہ دسمبر 1875ء میں غازیہ (الجزائر) کے مقام سے روانہ ہوا۔ اس کے چھ ممبروں کو ان کے طوارق چمیارہبروں نے صحرا کے عین وسط میں موت کے گھاٹ اتار دیا۔ دوسرا قافلہ جو 1881ء میں روانہ ہوا اسی طرح ناکام رہا۔

مالی میں تبلیغ کا حقیقی آغاز 1888ء میں ہولی گھوسٹ پادریوں نے کیا۔ یہ لوگ ہندوستان کے مقام ڈاکرے آئے تھے اور انہوں نے کائٹ کے مقام پر پہلا مشن اور کلیسائی حلقہ قائم کیا اور مالی کی مٹی سے کنواری مریم کا وہ عظیم مجسمہ بنایا جو آگے چل کر مالی کی "ہماری لیڈی" کا محبوب مجسمہ بن گیا اس کے فوراً بعد سینٹ جوزف آف کلنی کی ننیں کائز کے مقام پر پہنچیں۔

تبلیغی سرگرمیوں کے نمایاں ترین واقعات درج ذیل ہیں

1891ء: اپوسٹولک پری فیکچر کی قائم مقام حلقے کی حیثیت سے ترقی

1895ء: سفید فام پادری پہنچتے ہیں اور سیگو مشن کی بنیاد رکھتے ہیں۔ بعد میں گروپ کے سربراہ فادر اے بکارڈ 1901ء۔1891ء تک کے لیے حلقے کے پہلے بشپ مقرر ہوتے ہیں۔ دسمبر 1897ء

میں پہلی "آور لیڈی آف افریقہ مشنریز" (سفید فام ننیں) پہنچتی ہیں۔ فرانس کی کیتھولک مخالف پالیسیوں کی بنا پر مشن کے لیے رکاوٹیں کھڑی ہوتی ہیں۔

1901ء: غرادیا کے اپوسٹولک پری فیکچر کا قیام

1921ء: صحارا اور فرانسیسی سوڈان کے قائم مقام حلقوں فرانسیسی سوڈان میں باماکو اور اپروولٹا (اب برکی ناناسو) میں آوآگاڈوگو کے دو قائم مقام حلقوں میں تقسیم۔

1934ء: پہلے مقامی مذہبی اجتماع کا قیام

1936ء: مالی کے پہلے مبلغ فادر پراسپر کامارا پی اے کی تقرری انہیں تیونس میں کارتھیج کے مقام پر پادری بنایا گیا اور ان کا 1961ء میں انتقال ہوا 1939ء میں باماکو فرنچ ڈالو کے مقام پر مالی کے دوسرے پادری کی تقرری۔

1942ء: گاو (اب دوپٹی) کے اپوسٹولک پری فیکچر کا قیام

1947ء: کائز اور سکازو کے اپوسٹولک پری فیکچرز کا قیام

1953ء: باماکو کے مقام پر پیش دوازدہم درسگاہ کا قیام

1955ء: باماکو کی بڑے بشپی حلقے اور تین اپوسٹولک پری فیکچرز کو ملا کر مالی میں نظام حفظ مراتب کی تشکیل۔

بعد ازاں دوسرے ارد گرد کے حلقے بشپی حلقے قرار دے دیے گئے سیگو 1962ء میں کائز 1963ء میں موپتی اور سان 1964ء میں۔

1962ء: مالی کے پہلے بشپ ٹوک سنگری کا باماکو کے لاٹ پادری کی حیثیت سے تقرر۔

1947ء میں مالی کے دوسرے بشپ جولین میری سیدبی کا تقرر۔

مقامی پادریوں کی تعداد اور ذمہ داریوں میں اضافہ

1988ء کے اعداد و شمار کے مطابق مالی کی کل آبادی کا 64 فیصد مسلمان ہیں۔ 33 فیصد روحیت مظاہر اور روایتی افریقی مذاہب کے پیروکار 33 فیصد اور عیسائی صرف 1ء4 فیصد ہیں۔ ان عیسائیوں میں کیتھولک 1ء1 فیصد ہیں۔

آبادی کی تقسیم اور کیتھولک اور کلیسا سے وابستہ عملے کی تعداد اس طرح ہے۔ باماکو کی آبادی 23 لاکھ کیتھولک 49 ہزار پادری 40 اخوان 4 ننوں کی تعداد 69 ہے۔ کائز کی آبادی 12 لاکھ 60 ہزار کیتھولک پانچ ہزار پانچ سو پادری 23 ننوں کی تعداد 24 ہے۔ موپتی کی آبادی 22 لاکھ 30 ہزار کیتھولک 10 ہزار پادری 27 اخوان 3 ننوں کی تعداد 17 ہے۔ سان کی آبادی 5 لاکھ 35 ہزار کیتھولک کی تعداد 21 ہزار 500 پادری 19 اخوان 10 ننیں 31 ہیں۔ سیگو کی آبادی 14 لاکھ 15 ہزار کیتھولک 9 ہزار پادری 14 اخوان 2 ننیں 18 ہیں۔ سکازو کی آبادی 9 لاکھ 60 ہزار کیتھولک 8 ہزار پادری 21 اخوان 2 ننوں کی تعداد 31 ہے۔ اس طرح کل آبادی 87 لاکھ اور کیتھولک ایک لاکھ 30 ہزار پادری 144 اخوان 21 ننوں کی تعداد 190 ہوئی۔

جیسا کہ دیکھا جاسکتا ہے - سان کے حلقے میں عیسائی آبادی کا تناسب جو اس حلقے میں 4 فیصدے اوپر ہے سب سے زیادہ ہے

مقامی چرچ کے عملے میں تبدریج اضافہ چرچ کی ترقی کی جانب واضح دلالت کرتا ہے - اس وقت باماکو کے معاون بشپ زربو سمیت ملک کے تمام بشپ افریقی ہیں - 144 پادریوں میں سے 27 اور 190 میں سے 50 ننوں کا تعلق مالی ہی سے ہے - ننوں کی مقامی مذہبی تنظیم "بے عیب دل والی مریم کی بیٹیاں" پھل پھول رہی ہے اور اس کی خدمات مثالی ہیں -

دینی پیشوائی اور مذہبی زندگی کے لیے پیشہ ورانہ راہنمائی بھی حوصلہ افزا نظر آتی ہے - ملک کی مذہبی درسگاہوں میں 24 بڑے اور 131 چھوٹے مدرسین کی تربیت جاری ہے - سان کا حلقہ اپنے 13 بڑے اور 45 چھوٹے مدرسین کے ساتھ تعداد کے لحاظ سے سرفہرست ہے - اس کے بعد سکازو کا نمبر آتا ہے - جہاں 5 بڑے اور 30 چھوٹے مدرس ہیں - مقامی چرچ کی سوسالہ سالگرہ پر کارڈینل جے ٹومکو نے امایا کے مقام پر مالی اور گنی کے لیے سینٹ اگسٹینی کی بڑی درسگاہ کا افتتاح کیا اور اسے برکت دی تبلیغ کے ناگزیر کام کے لیے اس وقت 675 مبلغین ہیں - ان میں 4 غیر پادری مشنری بھی شامل کرلیجیے -

مذہبی سرگرمیوں میں عوامی دلچسپی اور تعاون میں روز افزوں اضافے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی میں مقامی چرچ اور اس کے مشن کا مستقبل امید افزا ہے - اس کا سہرا متعدد بشپی حلقوں اور مختلف داعیانہ عوامی تحریکوں اور ان کی سرگرمیوں کے سر ہے -

بین المذاہب مکالمے کی روایت اور اس کا شعور

ایک فرد ایک مقصد اور ایک عقیدہ مالی کا مقصد ہے - یہ مقصد زندگی کا دانشمندانہ اصول بھی ہے اور پروگرام بھی - آئینی لحاظ سے لادینی ریاست ہونے کی وجہ سے مالی میں تمام شہریوں کو بلا تمیز مذہب مساوی حقوق حاصل ہیں - " یہ ایک اچھی اور خوش آئند بات ہے " بشپ سی نے 1988ء میں اڈلیمینا کے دورے کے موقع پر پوپ سے کہا تھا " ہم اپنے مشن کو ایسی رواداری اور حقیقی مذہبی آزادی کی فضا ہی میں آگے بڑھا سکتے ہیں " جان پال دوئم نے مکالمے کی فراخی کے بارے میں کہا "مالی میں چرچ کی جو صورتحال ہے اس کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ اسلام اور عیسائیت کے درمیان مکالمے میں شرکت کی دعوت دی جائے اور یہ مکالمہ نہایت تعمیری اور بامقصد ہونا چاہیے - آپ اسے ایک خاص طریقے سے سرانجام دیں - مسلم نوجوانوں کی تعداد کو کیتھولک ایکشن گروپوں اور اہل ایمان طلبہ کے حلقوں میں مدعو کریں" -

4 جنوری 1990ء کو مالی کے نئے سفیر کا خیر مقدم کرتے ہوئے مقدس شہر HOLY SEE کے مقدس باپ HOLY FATHER نے بین المذاہبی مکالمے پر زور دیا اور کہا یہ ....

مکالمہ ہمیشہ تعمیری ہونا چاہیے انہوں نے کہا "آپ نے مالی کے مذہبی فرقوں میں ہم آہنگی کا حوالہ دیا ہے میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ ہر فرد کا عقیدہ سب لوگوں کے درمیان افہام و تفہیم پیدا کرنے اور عام لوگوں کی خیر وفلاح کی فیاضانہ خدمت انجام دینے کا محرک بنے گا اور عالمی یکجہتی کے لیے مخلصانہ فراخی کا باعث ہوگا اور دلوں میں اس خدا پر یقین وایمان پیدا کرنے کا سبب بنے گا جو تمام مردوں اور عورتوں سے محبت کرتا ہے اور سب پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ میں یہ بھی امید کرتا ہوں، کہ کیتھولکوں اور مسلمانوں کے درمیان، نیز دیگر عقائد پر ایمان رکھنے والے اور افریقہ کے روایتی مذاہب کے مابین پائدار تعمیری مکالمہ فروغ پائے گا۔

تبلیغ کے وسیع وعریض کام کے لیے مزید کارکن اور ذرائع درکار ہیں

مالی میں نہ تو چرچ کی زندگی آسان ہے اور نہ اس کا کام ہی آسان ہے خاص طور پر جب سے اس چرچ نے اپنی سوسالہ تقریبات منائی ہیں تو اس کے اندر اپنے مشن اور داعیانہ سرگرمیوں کا شعور بڑھا ہے۔ تبلیغ کے لیے چرچ کے سامنے ایک وسیع وعریض علاقہ ہے جبکہ اسے کارکنوں اور مناسب ذرائع دونوں کے فقدان کا سامنا ہے اور اپنی راہ پر چلتے ہوئے بہت سی نئی رکاوٹیں کھڑی نظر آتی ہیں۔ مسلم اکثریت اور روایتی افریقی مذہب کے پیروکاروں کے وسیع حلقے میں اس کو ابھی تبلیغ کا بہت بڑا کام کرتا ہے۔ کیتھولک فرقہ کو زیادہ قوت وطاقت اور معاشرتی و تبلیغی راہنمائی، تنظیم اور تحریک کی مسلسل ضرورت ہے جس کا مقصد یکجہتی سے ہمکنار کرنے کے لیے ہے۔ چرچ کی داعیانہ ضرورتوں میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ چرچ کو اگرچہ اپنے کام کے لیے مثبت فضا میسر ہے تاہم سسی کے الفاظ میں "مالی میں ان دنوں عیسائی بن کر رہنا چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے اور چوکس اور جرات مندانہ ایمان کا تقاضا کرتا ہے۔ انہیں اقتصادی سماجی اور اخلاقی شعبہ میں روز افزوں مشکلات کا سامنا ہے جن کی وجہ سے ان کی حالت مسلسل دگرگوں ہوتی جارہی ہے۔ چرچ کو اپنے مشن کے لیے بائیبل کے مزید کارکنوں کی ضرورت ہے جبکہ مقامی چرچ غیر ملکی کارکنوں کی روز بروز گھٹتی ہوئی تعداد کو بھی پورا کرنے سے قاصر ہے۔ دوسری طرف مکالمے کے افق پر شکوک وشبہات کے بادل چھائے نظر آتے ہیں۔ مالی کا اسلام روایتی طور پر رواداری کا حامل ہے لیکن غیر ملکی دباو کے باعث باماکو کے کچھ حلقوں میں اس میں مخاصمانہ تناو نظر آتا ہے۔

چرچ کو دو داعیانہ مسائل درپیش ہیں۔ ان میں سے ایک خاندان کا حشر اور دوسرا نوجوانوں کا مستقبل ہے خاندان کی یکجہتی، خاص طور پر شہروں میں سخت خطرے سے دوچار ہے۔ شادیوں کا ٹوٹنا بیروزگاری، جنسی اختلاط، مادیت پرستی، نفع خوری اور اخلاقی روحانی اور ثقافتی اقدار کی میراث کے ضیاع کا خطرہ اس کی بڑی بڑی وجوہ ہیں۔ مالی کے نوجوان بنیادی تعلیم سے بھی بے بہرہ

ہیں جو سکول سے فارغ ہوتے ہیں وہ بھی روزگار سے محروم رہتے ہیں۔

نائجیریا

حکومت نائجیریا کی مذہبی امور میں مداخلت پر لوتھریوں کی نکتہ چینی

لوتھرن چرچ آف کرائسٹ ان نائجیریا (ایل سی سی این) نے اس بارے میں گہری تشویش کا اظہار کیا ہے کہ حکومت مذہبی معاملات میں مالی طور پر الجھی ہوئی ہے۔ 21 سے 23 نومبر تک منعقد ہونے والے ایل سی سی این کی جنرل چرچ کونسل کے اجلاس میں نمائندوں نے کہا کہ حکومت کی مذہب میں مداخلت، ملک کے بڑے بڑے مذہبی گروہوں کے مابین مستقل کشمکش کا سبب بن گئی ہے۔ ایل سی سی این کا یہ بیان بعض حکومتی گروہوں کے اسلام کے حق میں میلان پر ہونے والی متعدد جھڑپوں کے بعد سامنے آیا۔ نائجیریا کے عیسائی مسلمانوں کے منصوبوں کی مالی امداد کے خلاف ماضی میں حکومت سے شکایت کر چکے ہیں۔ ایل سی سی این کی جنرل کونسل کے حالیہ اجلاس کے اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ "نائجیریا کی لادینی حیثیت پر کوئی سودے بازی نہیں ہو سکتی اور ایل سی سی این نے اس پر کڑی نظر رکھنے کا جو عہد کیا ہے اس پر قائم رہے گی۔ اجلاس کا موضوع تھا کہ "جہاں فراست نہیں ہوتی وہاں لوگ خفا ہو جاتے ہیں" (ضرب الامثال 19،18) بامقصد قیادت کے لیے سیاسی دوراندیشی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے کونسل نے آنے والے سالوں میں چرچ اور پوری قوم کے لیے واضح دوراندیشی اختیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

حکومت کے غذائی پیداوار اور افزائش جنگلات کے پروگرام پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے ایل سی سی این نے اپنے ممبروں کو تاکید کی کہ وہ کوآپریٹو فارم بنانے، غذائی اجناس کاشت کرنے اور صحرائی عمل کو روکنے کے لیے شجرکاری کی کوششیں تیز کر دیں۔

بے روزگار نوجوانوں کی مدد کے لیے کونسل نے بڑھئیوں اور مکینکوں کے ورکشاپ پروگراموں کو وسعت دینے اور کارکنوں کو تربیت کے لیے چرچ کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے 14 سے 18 سال تک کے نوجوانوں کو منتخب کرنے کا فیصلہ کیا۔ کونسل نے یہ بھی واضح کر دیا کہ چرچ کے یہ پروگرام حکومت کے اسی نوعیت کے پروگراموں کا اضافی حصہ ہیں۔

اعلامیے میں ایل سی سی این نے گونگولا سٹیٹ گورنمنٹ کے اس فیصلے پر انتہائی مایوسی کا اظہار کیا جس میں اس نے مذہبی تعلیم کے اساتذہ کو سروس کے دوران تربیت مہیا کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اعلامیے میں اس فیصلے کو ناقابل قبول اور نائجیریا کے نوجوانوں کی اخلاقی نشوونما کے لیے منفی نتائج کا حامل قرار دیا گیا۔ (رپورٹ۔ اے پی ایس بلیٹن)